بے دردی سے دیتے ہیں اور تو اور اپنے محسن سے بولنا تک چھوڑ دیتے ہیں (کبھی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے) ایک آدمی صاحبِ حیثیت ہو، عزوجاہ کے دولت کدہ پر براجمان ہو۔ اب ایسا شخص اگر حسنِ اخلاق سے لگاؤ نہیں رکھتا اور وہ ہمیشہ ہمدردی اور بھائی چارے کا بدلہ برائی سے ہی دیتا ہے تو بھی بات سمجھ میں آتی ہے مگر ایک وہ شخص جس کے پاس لاؤ لشکر نہیں زر و جواہرات نہیں اور اس کے علاوہ کوئی قابلِ فخر شے اس میں نہیں اور غزہ ایسا کہ خدا کی پناہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا یوں تو تکبر اللہ تعالیٰ کو ہر شخص میں ناپسند ہے مگر اس میں زیادہ ناپسندیدہ ہے کہ وہ قابلِ فخر چیز نہیں رکھتا مگر پھر بھی تکبر کرتا ہے۔ بس ایک طبع زاد شریف، صلح جو اور مردِ مومن کو یہ بات اپنے پلے باندھ لینی چاہیے کہ اپنے لوگوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہے اگر وہ ایک ہاتھ تم سے دور بھاگتے ہیں تو تم دو ہاتھ ان سے پرے رہو۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ بیٹا تم اتنے میٹھے نہ بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں نہ اتنے کڑوے کہ لوگ تھوک دیں اور تقریباً یہی بات امام شافعیؒ نے بھی فرمائی ہے جو کہ علامہ ابن الصلاحؒ نقل فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ ترش روئی سے پیش آنا لوگوں کو دشمن بنالینا ہے اور بہت زیادہ خندہ پیشانی برے ہم نشینوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ لہٰذا بہت زیادہ خندہ پیشانی اور ترش روئی کے درمیان معتدل راہ اختیار کرو۔

....

رمضان، عید اور ہم

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے؟ ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضاں بھاری ہے
تمہی کہہ دو کہ یہ آئینِ وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

(علامہ اقبالؒ)